

**OPEN ACCESS**

*IRJRS*

*ISSN (Online): 2959-1384*

*ISSN (Print): 2959-2569*

[www.irjrs.com](http://www.irjrs.com)

**زبان کا ساختیاتی و تجزیائی مطالعہ**

## **STRUCTURAL AND ANALYTICAL STUDY OF LANGUAGE**

*Shakeel Amjad Sadiq*

Assistant Professor Department of Urdu, Govt. College Okara.

Email: [shakeelamjadsadiq@gmail.com](mailto:shakeelamjadsadiq@gmail.com)

<https://orcid.org/0009-0008-7204-4502>

### **Abstract**

*Structuralism is a critical terminology of linguistics which chiefly concerns the structure in connection with thoughts and expertise / content of the author with relation to his readers. The study of language is quite an interesting enterprise, divided into various subfields, including historical study of the language concerned. This subfield of linguistics focuses on the evolution and changes in languages with the passage of time and tries to understand how languages flourish? How they differ and cooperate with one another? Language or more broadly speaking linguistics is actually a subfield of research whose purpose is to understand the reorientation of languages. It tries to evaluate how languages evolve with the passage of time? Phonetics, words and grammar highlight and explain such changes. Linguistic Specialists can unearth the relationship among various languages and their families by identifying their growth, thereby highlighting the constituent cultures and societies. Language is the most important social instrument which is the real wisdom connected with a man. An introductory course of a particular language provides basic understanding and comprehension of the same. It is designed in a special framework for such persons who are novice in that language and want to comprehend its basic concepts, structure, words, and pronunciation. An introduction of a particular language serves to cover various aspects of that language. Introduction usually commences with the explanation*

of alphabets or written methodology and phonetics. It includes understanding the pronunciation of individual words and their various combinations. Commonly used words and sentences are being introduced for facilitation of the learners. Correct pronunciation and expression is being reiterated. Learners are being taught phonetics of the language concerned including difficult or innovative themes which sans their mother language. The introduction of the language often touches the cultural dimensions and provides wider explanation of traditions under various contexts.

**Key Words:** structuralism, language, linguistics, purpose, evaluate, pronunciation, phonetics, dimensions, traditions, contexts.

### موضوع کا تعارف

ساختیات (Structuralism) لسانیات کی ایک تقیدی اصطلاح ہے جس کے مطابق قاری اور مصنف کے خیالات و نظریات اور مہارت و اسلوب سے زیادہ ان کی ساخت کو اولیت حاصل ہے۔ ساختیات کے بارے میں احمد سعیل یون رقمطر از ہیں:

"ساختیات کو سارے الفاظ میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ یہ مظاہر کا تجزیاتی مناجیات / طریق عمل کا علم ہے یا سائنس، اس کا بنیادی مکالہ انسانی مظاہر سے ہی ہوتا ہے۔ ساختیات کے مظاہر میں تنوی اختلافات کا نظام موجود ہوتا ہے جس میں افتراقات کا مطالعہ اور تجزیہ کیا جاتا ہے اور ساخت سے معنویت / معنیات اخذ کی جاتی ہیں۔ جو اصل فکر کا طرز نظر اور رسائی ہوتی ہے"۔ (1)

زبان کا مطالعہ ایک دلچسپ شعبہ ہے۔ جو مختلف ذیلی شعبوں پر مشتمل ہے جن میں سے ایک زبان کا تاریخی مطالعہ ہے۔ لسانیات کی یہ شاخ وقت کے ساتھ ساتھ زبانوں میں ہونے والے ارتقاء اور تبدیلیوں پر توجہ مرکوز کرتی ہے اور سمجھنے کی کوشش کرتی ہے کہ زبانیں کس طرح ترقی کرتی ہیں؟ کیسے مختلف ہوتی ہیں؟ اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتی ہیں۔ زبان جسے لسانیات بھی کہا جاتا ہے دراصل تحقیقات کا ایک شعبہ ہے جس کا مقصد زبانوں کی تاریخ کی تشکیل نو اور سمجھنا ہے۔ یہ اس بات کی تحقیق کرتا ہے کہ زبانیں وقت کے ساتھ کس طرح تبدیل ہوتی ہیں۔ فونیکس، الفاظ، گرامر، صرف و خوان کی وضعیت اور تبدیلیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

زبان کی تشکیل اور تعریف کے بارے میں نامور ماہر لسانیات پروفیسر ڈاکٹر جمیل اصغر یوں رقمطر از ہیں:

"لسان (Zبان) (Language) ایک ایسا نظام ہے جس میں مختلف آوازوں اور اشاروں کی مدد سے ایک دوسرے سے رابطہ کیا جاتا ہے یا معلومات کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ انسانوں کے علاوہ مختلف جاندار آپس میں تریلی معلومات کرتے ہیں مگر زبان سے عموماً وہ نظام لیا جاتا ہے جس کے ذریعے انسان ایک دوسرے سے تبادلہ معلومات و خیالات کرتے ہیں۔" (2)

زبانوں کی نشوونما کا سراغ لگا کر تاریخی ماہر لسانیات مختلف زبانوں اور زبان کے خاندانوں کے درمیان تعلقات کا انکشاف بھی کر سکتے ہیں اور شفافتوں اور معاشروں پر روشنی ڈال سکتے ہیں جنہوں نے ان کی تشکیل کی ہے۔ سب سے اہم معاشرتی آلہ زبان ہے جو کہ انسان کا حقیقی شعور ہے۔ زبان کا تعارف یا تعارفی سبق بجا طور پر اس سے مراد کورس ہے جو کسی خاص زبان کا جائزہ اور بنیادی تفہیم فراہم کرتے ہیں۔ یہ ان افراد کے لیے ایک خاص فرمیم یا ذیز ائن ورک تیار کیا جاتا ہے جو زبان میں نئے ہیں اور اس کے بنیادی تصورات، ساخت، الفاظ اور تلفظ سے واقفیت چاہتے ہیں۔ زبان کے تعارف کے دوران زبان کے مختلف پہلوؤں کا عام طور پر احاطہ کیا جاتا ہے۔ تعارف عام طور پر زبان کے حروف تھجی یا تحریری نظام اور اس سے والبستہ آوازوں کی وضاحت سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں انفرادی حروف اور حروف کے مجموعے کا تلفظ سیکھنا شامل ہے۔ عام طور پر استعمال ہونے والے الفاظ اور جملے متعارف کرائے جاتے ہیں تاکہ سیکھنے والوں کو بنیاد بنا نے میں مدد ملے۔ درست تلفظ اور ادا یا گپ پر زور دیا جاتا ہے، سیکھنے والوں کو سکھایا جاتا ہے کہ زبان کے لیے مخصوص آوازیں پیدا کی جائیں۔ بشمول مشکل یا منفرد آوازیں جوان کی مادری زبان میں موجود نہ ہوں، زبان کا تعارف اکثر زبان سے والبستہ شفافی پہلوؤں کو چھوتا ہے۔ بشمول رسم و روان، روایات اور آداب سیکھنے والوں کو زبان اور مختلف سیاق و سبق میں اسکے استعمال کی وسیع تر تفہیم فراہم کرتا ہے۔

ایک مقداری طریقہ ہے جو زبان کے درمیان مماثلت کو ان کے الفاظ کی بنیاد پر مانتا ہے۔ یہ فرض کرتا ہے کہ مشترکہ نسب کی وجہ سے ایک ہی خاندان سے تعلق رکھنے والی زبانوں میں ادراک کا ایک خاص فیصد (مشترکہ اصل والے الفاظ) ہوں گے۔ مشترکہ ادراک کے فیصد کا حساب لگا کر ماہر لسانیات زبان کے انحراف کے وقت کی گہرائی کا اندازہ لگاسکتے ہیں۔ تاہم Lexicastatises کی حدود ہیں اور یہ نسبتاً حالیہ زبان کے تعلقات کا مطالعہ کرنے کے لیے سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ Phylogenetic analysis ارتقائی حیاتیات کے اصولوں کو زبان کی درجہ بندی پر لاگو کرتا ہے۔ ماہرین لسانیات زبانوں اور زبان کے خاندانوں کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرنے کے لیے فائیلوجنیک درخت بناتے ہیں جنہیں خاندانی درخت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ درخت زبانوں کی ارتقائی تاریخ کی عکاسی کرتے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کون سی زبانیں آپس میں زیادہ قریب سے جڑی ہوئی ہیں اور کون سی شاخیں پہلے مختلف تھیں۔ Phylogenetics یا تجزیہ مشترکہ خصوصیات اور نمونوں کی بنیاد پر زبان کے ارتقا کا اندازہ لگانے کے لیے کپیوٹیشن الگوریتم اور شماریاتی ماذلز کا استعمال کرتا ہے۔ یونانی مفکر اور فلسفی ہیرا قطیس کا نظریہ ہے:

"دنیا کی تمام چیزیں مسلسل تغیر پذیر ہیں۔ زیادہ تر اہل فکر نقطی، عقل، تعامل، خیال، کلام، قانون، کائنات کو نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کائنات کے بارے میں غلط رائے قائم کرتے ہیں۔ لہذا زبانوں اور زبانوں کے خاندانوں کے درمیان تعلقات کو ظاہر اور مضبوط کرنے کے لیے سماجی، ثقافتی، معاشرتی اور لسانی رابطے ضروری ہیں۔" (3)

سماجی لسانی طریقہ:

زبان کی تبدیلی پر اثر انداز ہونے والے سماجی اور ثقافتی عوامل کو سمجھنے کے لیے تاریخی لسانیات سماجی لسانی طریقوں کو بھی شامل کر سکتی ہیں۔ تاریخی دستاویزات، متن، تغیرات کا جائزہ لے کر ماہر لسانیات اس بات کی تحقیقات کر سکتے ہیں۔ زبان کی تبدیلی مختلف تقریری برا دریوں اور سماجی گروہوں کے ذریعے کیسے پھیلتی ہے، سماجی لسانی نقطہ نظر سماجی حرکیات اور زبان کے ارتقا کے پچھے حرکات کے بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کرتے ہیں۔  
زبان کی تبدیلی اور ارتقاء:

زبان کی تبدیلی اور ارتقاء اس قدر تی اور جاری عمل کا حوالہ دیتے ہیں جس کے ذریعے زبانیں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلوں سے گزرتی ہیں۔ زبانیں ایک متحرک نظام ہیں جو سماجی، ثقافتی، تاریخی اور اثرات جیسے مختلف عوامل کی وجہ سے مسلسل ڈھالتی، ترقی کرتی اور تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ زبان کی تبدیلی مختلف سطحوں پر ہو سکتی ہے جیسے کہ صوتیات، آواز، مورفولوژی (لفظ کی ساخت)، نحو (جملے کی ساخت) اور سینٹکس (معنی)۔

#### صوتیاتی تبدیلی:

اس سے مراد زبان کی آوازوں میں تبدیلی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بدل سکتیں ہیں۔ نئی آوازیں ابھر سکتی ہیں یا غائب بھی ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر "Thin" اور "This" جیسے الفاظ میں انگریزی "Th" آواز کو کبھی "θ" آواز کے طور پر تلفظ کیا جاتا تھا لیکن آہستہ آہستہ "θ" آواز میں منتقل ہو گیا جسے ہم آج استعمال کرتے ہیں۔  
لغوی تبدیلی:

اس میں کسی زبان میں اضافہ، حذف یا ترمیم شامل ہے۔ نئے الفاظ زبان میں داخل ہوتے ہیں جیسے کہ دوسری زبانوں سے ادھار لینا یا نئے تصورات کو بیان کرنے کے لیے نیو ولوجزم بنانا، مثلاً اسپارٹ فونز کے دور میں نیالفظ "سیلفی"۔

#### معنوی تبدیلی:

اس سے مراد وقت کے ساتھ ساتھ الفاظ کے معنی میں تبدیلیاں ہیں۔ الفاظ اپنے مفہوم میں تبدیلی سے گزر سکتے ہیں، نئے حواس حاصل کر سکتے ہیں یا پرانے کو کھو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ "خوفناک" کا اصل مطلب "حیرت انگیز" تھا لیکن اب نیادی طور پر منفی معنی رکھتا ہے۔

#### نمودی تبدیلی:

یہ جملے کی ساخت اور گرامر میں تبدیلوں سے متعلق ہے۔ گرایٹکل اصول تیار ہو سکتے ہیں اور کچھ تعمیرات یا لفظی ترتیب کم و بیش عام ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اپنی انگریزی مختلف الفاظ کی ترتیب کو استعمال کرتی تھی، جیسا کہ "آپ نے کس کو دیکھا" جبکہ جدید انگریزی کے مطابق "آپ نے کیا دیکھا"۔

#### سماجی لسانی عوامل:

زبان کی تبدیلی سماجی عوامل سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ مختلف سماجی گروہوں یا پر ادراپوں کے درمیان زبان کے استعمال میں تغیرات یا اختلافات اور بالآخر بولی کے انحراف کا باعث بن سکتے ہیں۔ زبان کی تبدیلی شفافی تبدیلوں، مختلف زبانوں کے درمیان رابطے اور پالیسیوں سے بھی متاثر ہوتی ہے۔ زبان کی تبدیلی ایک بذریعہ عمل ہے جو نسل در نسل ہوتا ہے اور یہ ان گنت انفرادی زبان استعمال کرنے والوں کے مجموعی اثر سے ہوتا ہے جو اپنی تقریر یا تحریر میں چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کرتے ہیں۔ زبان میں اب تبدیلیاں سو شل نیٹ ورکس کے ذریعے تیزی سے پھیلنے لگی ہیں اور آنے والی نسلوں تک اثرات مرتب کریں گی۔

**زبان کے خاندان اور زبان سے رابطہ:**

زبان کے خاندان زبانوں کے گروہ ہیں جو ایک مشترکہ نسب کا اشتراک کرتے ہیں اور ان کا سراغ ایک مشترکہ پر ڈھونڈنے کا جاسکتا ہے۔ یہ زبانیں اپنے تاریخی تعلق کی وجہ سے الفاظ، گرامر اور دیگر لسانی خصوصیات میں مماثلت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ خاندانوں میں زبانوں کی درجہ بندی سے ماہرین لسانیات کو زبان کے ارتقاء، رشتہوں اور لسانی تبدیلوں کے نمونوں کا مطالعہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔ زبان کے رابطے سے مراد وہ صورت حال ہے جہاں دو یادوں سے زیادہ زبانیں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہیں جیسے کہ ادھار لینے، کوڑ کو تبدیل کرنے اور زبان کی ہم آہنگی کے ذریعے۔ یہ رابطہ تجارت، نقل مکانی، نوآبادیات، یاد گیر سماجی تعاملات کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ رابطہ بھی کئی تاریخ کا باعث بنتا ہے۔

**بین الاقوامی رابطے میں الفاظ کا تعلق:**

جب زبانیں ملکی سطح پر رابطے میں آتی ہیں تو وہ ایک دوسرے سے الفاظ، جملے یہاں تک کہ پورے گرامر کو دوسرے ڈھانچے میں یعنی سڑک پر کوپنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، انگریزی نے فرانسیسی میں "ملاقات"، "کھانا" اور لاطینی (جیسے "ایجندہ، بمقابلہ") سے الفاظ ادھار لیے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹروں نے نظر لکھتے ہیں:

"ہمارے صوفیاء نے سماج کے مجرور، مقتہور اور مظلوم لوگوں کی تربیت اور اصطلاح کے لیے اردو زبان کا استعمال کیا اور امن، انصاف، نجات اور آزادی کے پیغامات سے اس زبان کو مالا مال کیا۔ انھوں نے اردو کی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، یہ زبان محبت و اخوت اور امن و آشتی کی ترجمان رہی۔" (4)

**زبان کی ہم آہنگی:**

جب دو زبانیں ایک طویل مدت کے لیے رابطے میں رہتی ہیں تو وہ آہستہ آہستہ الفاظ، گرامر اور تلفظ کے لحاظ سے زیادہ ایک جیسی ہو سکتی ہیں۔ یہ دونوں زبانوں کی لسانی خصوصیات کے اختلاط اور ملاوٹ کے ذریعے ہو سکتا ہے۔

**زبان کی تبدیلی:**

زبان کی تبدیلی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی کمیونٹی سماجی، معاشری یا سیاسی عوامل کی وجہ سے اپنی مادری زبان کے حق میں چھوڑ دیتی ہے۔ ایسا اکثر ہوتا ہے جب کوئی غالب زبان اقلیتی زبان کی جگہ لے لیتی ہے۔ زبان کا رابطہ زبان کے

ارتقاء پر اہم اثرات مرتب کر سکنا اور نئی زبانوں یا بولیوں کی ترقی ہیں اور بدلتے ہوئے سماجی ماحول سے مطابقت رکھتی ہیں اور یہ دنیا بھر میں لسانی تنوع کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔  
لینگ اور پیروں:

"Langue" اور "Parole" کے تصورات کو سائنس کے سوس مائر لسانیات سو سیر نے متعارف کرایا تھا۔ جسے جدید لسانیات کی بانی شخصیات میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ سو سیر کا کام زبان کے ساختی نقطہ نظر اور اس کے بنیادی اصولوں کو سمجھنے پر مرکوز ہے۔ "Langue" سے مراد تقریر یا تحریر میں زبان کا حقیقی اظہار ہے۔ "Langue" اور پیروں کے درمیان یہ فرق سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی وضاحت کی جائے۔ سوس مائر لسانیات سعود پور لکھتے ہیں:  
"پیروں زبان کے استعمال کے انفرادی لمحات ہیں۔ خاص طور پر یہ الفاظ یا پیغامات، چاہے بولے جانے والے ہوں یا لکھے جانے والے Langue ہے۔ نظام یا کوڈ (لی کوڈ ٹی لائج) (Langue) جو انفرادی پیغامات کو پورا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔" (5)

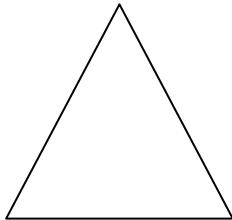
زبان اور پیروں:

زبان اور پیروں کا تعارف سوس مائر لسانیات سو سیر کے ذریعہ متعارف کرایا گیا ایک تصور ہے۔ سو سیر نے زبان کے دو باہم جڑے ہوئے پہلوؤں کے طور پر زبان اور پیروں کے درمیان ایک بنیادی فرق کیا ہے۔ زبان کیا ہے؟ اظہار و بیان کا ذریعہ ہے اور آوازوں پر مشتمل ہے اور تحریر آوازوں کی علامت ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر حمیراجیں لکھتی ہیں کہ: "زبان کی ساخت کے ضمن میں متعارف ہونے والی دو جہتیں یعنی اصطلاحات ہیں جنھیں سو سیر نے لینگ اور پیروں کا نام دیا ہے۔ یہ جہتیں اپنے اندر کسی بھی بولی جانے والی زبان کا پورا نظام یا سسٹم رکھتی ہیں۔" (6)

تحریر آوازوں کی علامتی صورت ہے اور معنی میں فرق تب آئے گا جب نیا لفظ یعنی نیا حروف تہجی شامل ہو گا۔ مثال کے طور پر "ب" ایک آواز اور علامت ہے۔ "ب" تب تبدیل ہو گی جب اس کے ساتھ نیا لفظ شامل ہو گا تو "ب" میں فرق تب آئے جیسے ب + ا = ب۔ ارتباط اور تضاد: م، ل۔ ق ملا بھی دیں کیا کوئی لفظ وجود میں آیا؟ نہیں آسکتا۔ زبان میں بھی ایک ڈسپلن ہوتا ہے جسے انشاء کہتے ہیں، مثلاً وہی مل ق جب ہم انشا میں لکھیں گے تو قلم بن گیا۔ دوسری مثال: پی چائے نے امجد، اضداد ہے جبکہ امجد نے چائے پی، ارتباط ہے۔

حروف تہجی کی بے ترتیبی زبان نہیں ہو سکتی جیسے غیر ملکی لوگ کبھی ایک قوم نہیں ہو سکتے۔ بکھری ہوئی اینٹیں کبھی دیوار نہیں ہو سکتیں۔ ارتباط ایک قاعدے کے تحت پیدا ہوتا ہے۔ آوازوں کا فرق معنی کے فرق کا باعث بنتا ہے۔ ہر آواز زبان نہیں ہوتی مانوس آوازیں زبان کا حصہ ہوتی ہیں۔ یہاں ایک اہم سوال ہے کہ معنی کے کہتے ہیں اور کیسے پیدا ہوتا ہے؟

آواز بھی زبان کی طرح سمجھ آئے تو ہی با معنی ہوتی ہے اور آوازیں کیسے با معنی ہوتی ہیں تو اس کے لیے ہم دو الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ تصور نما (Signified)۔ تصور معنی (Signified)



آوازیں ظروف ہوتے ہیں تو Sign=Signfire + Signified=Sign وجود میں آتا ہے۔ "Sign" بے معنی لفظ ہوتا ہے۔ ترمم (بے معنی) یعنی جانی ہوئی چیز بے معنی چیز "Sign" ہے اور جو آواز کبھی سنبھال سکتی ہے وہ کسی ہی آواز کیوں نہ ہو "Sign" نہیں ہو سکتی جیسا کہ بے ہنگم آواز یا شور اسے ہم کیسے زبان کہ سکتے ہیں یا آواز کہلا سکتی ہے۔

بے ہنگم آوازیں زبان نہیں ہو سکتیں جیسے بچے کا بولنا ہے تو آواز مغربے معنی اور جب وہ کمل بولنا شروع کر دیتا ہے تو اس کی آواز با معنی ہو جاتی ہے اور کمل جملے بولنے لگتا ہے تو آواز بن جاتی ہے پھر وہ زبان بھی بن جاتی ہے۔ سسٹم کے اندر دو عناصر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ارتباٹ قواعد کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کا نام ہے۔ زبان صوتیاتی اور ساختیاتی نظام رکھتی ہے جسے ہم ڈھانچہ سسٹم یعنی Structurelism کہتے ہیں۔

سسٹم کیا ہے؟ زبان کا سسٹم کیا ہے اور کیسے وجود میں آتا ہے؟ زبان کی شکل اور جسامت نہیں ہے بلکہ ہم اپنے منہ سے جو حروف تجھی سے بنے ہوئے الفاظ نکالتے ہیں وہ زبان ہے۔ تصور نما اور تصور معنی بالکل ایسے ہی کام کرتے ہیں جیسے ہمارا دماغ اور زبان مل کر الفاظ بناتے ہیں۔ ہمارے اندر زبان کا ایک ذخیرہ موجود ہوتا ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

"Dimensions of Language" Lang and Parol: Lang is a language in total which is in your mind and the limits of which cannot be determined"

### پیروں (Parole)

پیروں زبان کے استعمال کی اصل مثالوں سے مراد ہے بیشمول بولے گئے یا تحریری الفاظ، جملے اور افراد کے ذریعہ تیار کردہ گفتگو۔ پیروں زبان کے ٹھوس مظاہر کی نمائندگی کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا ادراک انفرادی مقررین یا مصنفین کے ذریعے ہوتا ہے۔ مخصوص سیاق و سبق میں مخصوص بیان کرنا زبان کے نظام کا فرد کی ذاتی اور تخلیقی اطلاق ہے۔ پیروں مختلف عوامل سے متاثر ہوتا ہے جیسے کہ بولنے والے کا پس منظر، ارادے، جذبات اور حالات کے تناظر میں بات چیت ہوتی

ہے۔ اس میں لسانی انتخاب کی متنوع ریتیں اور زبان کی طرف سے متعین کردہ حدود کے اندر افراد کے ذریعے کی جانے والی تغیرات شامل ہیں۔

زبان کا خلاصہ، منظر ایک مشترکہ علم ہے جب کہ پیروں زبان کے ٹھوس، انفرادی اور متعلقہ استعمال سے مراد Parole کے درمیان تعلق یہ ہے کہ پیروں کے لیے فرمیم ورک اور قواعد فراہم کرتا ہے۔ جبکہ Language پیروں زبان کی صلاحیت کو حقیقت بناتا اور ظاہر کرتا ہے۔ وہ ایک دوسرے پر مختص اور باہمی طور پر تشکیل پاتے ہیں۔ زبان پیروں کے لیے ڈھانچے اور کاوشیں فراہم کرتی ہے اور پیروں زبان کے ارتقا اور موافقت میں معاون ہے۔

#### پیروں۔ زبان کے استعمال کا ایک The Act of Language use: Parole:

اصطلاح "پیروں" لسانیات اور سماجی لسانیات کے تناظر میں زبان کے استعمال کے عمل سے مراد ہے۔ پیروں انفراد یا گروہوں کے ذریعہ حقیقی تقریر یا تحریر میں زبان کا اظہار ہے۔ یہ بنیادی لسانی نظام یا کوڈ کا حقیقی دنیا کا اطلاق ہے جسے "زبان" کہا جاتا ہے۔ پیروں کا تصور سوئس ماہر لسانیات سویمر نے متعارف کرایا۔ جس نے زبان اور پیروں کے درمیان بنیادی فرق کیا۔ زبان سے مراد اصولوں اور کوئی نہنوں کے خلاصہ کا نظام ہے جو کسی خاص زبان پر حکومت کرتے ہیں جبکہ پیروں اس نظام کے اندر زبان کے استعمال کی مخصوص مثالوں سے مراد ہے۔

پیروں میں انتخاب شامل ہیں جو افراد زبان استعمال کرتے وقت کرتے ہیں۔ بیشمول مخصوص الفاظ کا انتخاب، جملے کی ساخت اور تقریر یا تحریر کی تنظیم اس میں لسانی وسائل کا استعمال شامل ہے جیسے کہ الفاظ، گرامر، نحو اور صوتیات کو ایک دیے گئے سماجی اور ثقافتی تناظر میں بات چیت اور معنی پہنچانے کے لیے، پیروں مختلف عوامل سے متاثر ہوتا ہے۔ بیشمول اسپیکر کی سماجی شناخت علاقائی بولیاں، ذاتی انداز، حالات کے تناظر اور بات چیت کے مقاصد، یہ انفرادی تخلیقی صلاحیت، بے ساختہ اور فوری موصلاتی ضروریات اور رکاوٹوں کو اپنانے اور جواب دینے کی صلاحیت کی عکاسی کرتا ہے۔ پیروں کا مطالعہ زبان کے تغیرات اور تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ سماجی لسانی مظاہر جیسے کوڈ ٹو چنگ کے رویوں اور زبان کے نظریات کو سمجھنے میں اہم ہے۔ یہ بصیرت فراہم کرتا ہے کہ کس طرح زبان کو کمیونیٹیز کے اندر سماجی شناختوں، رشتہوں اور طاقت کی حرکیات کی تعمیر اور گفت و شنید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

خلاصہ کے طور پر، پیروں سے مراد انفراد یا گروہوں کے ذریعہ زبان کے حقیقی استعمال کو کہتے ہیں جس میں ان انتخاب اور حکمت عملیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ جنہیں وہ کسی سماجی اور ثقافتی تناظر میں بات چیت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ لسانی تجزیہ کا ایک اہم پہلو ہے جو زبان کی متحرک نوعیت اور انسانی ابلاغ میں اس کے کردار پر روشنی ڈالتا ہے۔

زبان اور پیروں کے درمیان تعلق:

لسانیات میں "زبان" اور "پیروں" کے تصورات کو زبان کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کے لیے سوکس ماہر لسانیات نے متعارف کرایا تھا۔ زبان سے مراد کسی خاص زبان کی بنیادی ساخت اور نظام ہے جبکہ پیروں سے مراد تقریر یا تحریر میں زبان کا حقیقی استعمال یا اظہار ہے۔ زبان کو تحریر یا، اصول پر مبنی نظام کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے جو زبان استعمال کرنے والوں کے ذہنوں میں موجود ہے۔ اس بحث کو پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان یوں سیئٹھے ہیں:

"جب ہمیں الفاظ کے معنی کا علم ہو جائے گا تو گویا وہ لفظ ہمارے احاطہ لسان و زبان میں داخل ہو گیا تو وہ ہمارے لینگ کا حصہ بن گیا۔ لینگ اور پیروں کی نفیاٹی منطق یعنی ان کا ادراک، استدلال، تخیل اور ذہانت کے ساتھ جو ارتباً و انسلاک پیش کیا گیا ہے وہ زبان اور پیروں کے درمیان کا تعلق ہے۔" (7)

اس میں کسی زبان کے گرام، الفاظ اور آواز کے نمونے شامل ہیں۔ زبان بولنے والوں کی کمیونٹی کی طرف سے اشتراک کیا جاتا ہے اور اس کمیونٹی کے اندر مواصلات کے لیے فرمیورک فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک مستلزم اور نبتابد لے والا نظام ہے جو با معنی الفاظ کی پیداوار اور تشریح کی اجازت دیتا ہے۔ دوسرا طرف پیروں بولنے والوں یا مصنفین کے ذریعہ زبان کے استعمال کی انفرادی مثالوں سے مراد ہے۔ اس میں زبان کے ٹھوس، قابل مشاہدہ مظاہر شامل ہوتے ہیں۔ جیسے کہ مخصوص الفاظ، جملے اور وہ جملے جو افراد اپنی روزمرہ کی بات چیت میں تیار کرتے ہیں۔ پیروں مختلف عوامل سے متاثر ہوتا ہے۔ بشویں ذاتی ترجیحات، سماجی تناظر اور انفرادی محاورات، یہ متغیر ہے کیونکہ یہ انفرادی مقررین یا مصنفین کے اختیاب اور تخلیقی صلاحیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ "Langue" اور "Parole" کے درمیان تعلق کو اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ لینگ بنیادی ڈھانچہ اور قواعد فراہم کرتا ہے جو پیروں کو قابل بناتا ہے۔ جبکہ پیروں اصل بات چیت "Langue" میں کے قوانین کو سمجھتا ہے اور لاگو کرتا ہے۔ زبان ایک مشترک علم ہے جو افراد کو پیروں پیدا کرنے اور سمجھنے کی اجازت دیتا ہے۔ جبکہ پیروں پیدا کرنے اور سمجھنے کی اجازت دیتا ہے۔ پیروں حقيقة دنیا کی لسانی کارروائیوں میں زبان کا ٹھوس اظہار ہے۔ سو سیرے نے پیروں پر زبان کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ یہ دلیل دی ہے کہ زبان کی ساخت انفرادی استعمال سے آزاد نہ طور پر موجود ہے۔ انھوں نے زبان کو لسانی تجزیہ کا مرکز سمجھا ہے کیونکہ یہ لسانی برادری کے اجتماعی علم کی نمائندگی کرتا ہے۔ پیروں اس کے بر عکس ایک نظام کے طور پر زبان کے مطالعہ میں زیادہ متغیر اور کم کم کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر زبان اور پیروں کے درمیان تعلق لسانی نظریہ کا ایک بنیادی پہلو ہے جو زبان کی بنیادی ساخت اور افراد کے ذریعہ اس کے حقیقی استعمال کے درمیان تعامل کو نمایاں کرتا ہے۔

"Spoken and Written language is called Parole"

"لینگ" زبان کا ایک مجموعی نظام ہے جو انسان کے اندر موجود ہے۔ مثال کے طور پر کنوں میں موجود پانی Langue یعنی "Langue" ہے جبکہ اس سے ایک بالٹی لینا "Parole" ہے۔ زبان میں افتی اور عمودی سمتیں بھی موجود ہیں جنہیں "Pragmatical" اور "Syntagmatic" کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

اسلم نے انور کو تلوار سے مارا

	بندوق	اسلم	اُس
Vertical	سے	بس	نے
	ہاتھ	کس	تلوار
	مارا	اُن	کو

Horizontal

ہم حروفِ تہجی سے جملہ بناتے ہیں لیکن لینگ سے پرول بناتے ہیں اور یہ سب گرامر ہیں جیسے ہم بچپن سے بڑا ہونے تک سیکھتے رہتے ہیں۔ لینگ میں حروفِ تہجی اور زبان کے قواعد موجود ہیں۔ جملے میں غائب الفاظ بھی جملے کے معنی میں مدد گار ثابت ہوتے ہیں۔

زبان کے چند تجزیات:

شمشاہزادی "اردو زبان کا لسانیاتی تجزیہ" میں یوں رقمطر اڑیں:

"زبان کے تجزیات کا تعلق زبان کی تصویری شکل سے ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ یعنی ٹکلمی صوت، سمعیاتی صوت، سمعی صوت، ٹکلمی صوت لفظ ادا کرنے، سمعیاتی صوت سن کر اظہار کرنے اور سمعی صوت کا تعلق سننے اور آوازوں کے ادراک سے ہے۔" (8)

زبان "یک زمانی ہوتی ہے" سو سیر کا ہم تجزیہ ہے۔ زبان میں نشانات کے مجموعے کو سینکرو گناہیز یا سیما لوچی آف سائنس کہتے ہیں۔ زبان میں علامات یا نشانات Signified اور روایات میں زبان کی افتخاری جہت Horizontal "اسلامی تشكیل" میں Convenits Codes اشارات اور روایات میں Zبان کی افتخاری جہت "اسلامی" کہلاتی ہے۔ اسی طرح سے Vertical یا افتراقی ہے اور یاد رہے افتراقی میں چیزیں گذشتہ ہوتی ہیں۔ زبان کے قواعد اسے ترتیب دیتے ہیں جسے اشتراؤ کہتے ہیں۔ زبان کے قواعد و گرامر ہی آوازوں یعنی صوتیات میں بھی فرق واضح کرنے میں رہنمائی کرتے ہیں۔ ساختیات کے اندر سائنس صوتی ہوتی ہے۔ با معنی آواز ہی سیما لوچی ہے۔ Semiology is the Anthology of Science.

- بنیادی طور پر ہر بامعنی آواز ہی علامت بنتی ہے۔ زبان کے اندر افتراق اور اشتراؤ ضرور موجود ہے۔ پرول زبان کی Horizontal جہت کو کہتے ہیں اور Langue کی جہت عمودی ہے۔ اس کی کوئی باونڈری نہیں ہے۔ بعض اوقات ایک آواز اور دو زبانوں میں بھی چل رہی ہوتی ہے لیکن معنی مختلف ہوتے ہیں۔ Signified never change جبکہ Signified بدلتے رہتے ہیں۔ ان میں وسعت بھی آتی رہتی ہے۔

ڈاکٹر خلیل احمد صدیقی زبان کا تجزیاتی مطالعہ میں لکھتے ہیں:

"زبان کے اندر اختراق اور اشتراک موجود ہوتے ہیں جو زبان کے قواعد و ضوابط، گرامر اور صوت میں فرق واضح کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔" (9)

لسانیات جس نکتے پر استوار ہے وہ زبان کی Parole Langue میں تقسیم ہے اور سو سیر کے مطابق لینگ زبان کا وہ سسٹم ہے جو نظر والے او جھل رہتا ہے جبکہ پیروں سے مُراد کلام یا گفتار ہے جو زبان کے نظام پر قائم ہوتی ہے۔ ٹیس ہاکس کے بقول گفتار "پیروں آئس برگ کا وہ حصہ ہے جو پانی کی سطح کے اوپر موجود نظر آتا ہے جبکہ آئس برگ کے تصور کا ظاہری حصہ تو ٹھوس ہے مگر مخفی حصہ ایک ایسی غیر مادی" شے یا نظام ہے جو اصلاح و ایتوں، رشتوں اور اصولوں لیعنی گرامر پر مشتمل ہے۔ جب ہم گفتگو کرتے ہیں تو اس گرامر کے مطابق (جو نظر نہیں آتی) الفاظ کو جملوں میں پروکر مقابل خیالات یا تصورات کو پیش کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ سو سیر کہتا ہے کہ انسان کے لیے "گفتگو کرنا" فطری عمل نہیں، اس کے لیے فطری عمل وہ صلاحیت ہے جس کے مطابق وہ اس نظام کو وجود میں لاتا ہے اور جس کے اندر لسانی نشانات، مقابل خیالات یا تصورات کے مظہر بن جاتے ہیں۔ سو سیر نے زبان اور گفتار کے فرق کو شطرنج کے کھیل کے دوران مختلف چالوں میں جو رشتہ وجود میں آتے ہیں، وہ نظر نہ آنے والے، ان قواعد کے مطابق ہوتے ہیں۔ یہی حال زبان کا ہے جس میں گفتار کے جملہ پیرائے، زبان کی اس گرامر کے پر اس پر استوار ہیں جو نظر والے او جھل ہیں۔ زبان ایک کمیونٹی کے ذریعہ مشترکہ زبان کے بنیادی نظام اور ساخت کی نمائندگی کرتی ہے جبکہ پیروں سے مُراد اس کمیونٹی کے افراد کے ذریعہ زبان کے حقیقی استعمال کو کہتے ہیں۔ زبان خلاصہ اور مثالی ہے جبکہ پیروں ٹھوس اور انفرادی ہے۔ زبان اور پیروں کے درمیان فرق زبان کے قواعد و ضوابط اور بولنے والوں کے ذریعہ اس کے حقیقی استعمال کے درمیان تعلق کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔

#### سو سیر اور ساختیاتی لسانیات:

"ایک ماہر لسانیات تھے جنہیں جدید لسانیات اور سیمیو نکس کے شعبے کی بانی شخصیات میں سے بڑے پیمانے پر جانا جاتا ہے۔ وہ ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے زبان کی ساخت کے مطالعہ میں اہم کردار ادا کیا۔ سو سیر کا سب سے اثر انگیز کام ان کی کتاب "کورس ان جزل لسانیات" یہ 1916ء میں بعد از مرگ شائع ہوئی۔ جس نے لسانیات کے لیے ساختیاتی نقطہ نظر کی بنیاد رکھی اور علامات کے نظام کو زبان کے مطالعہ کی اہمیت پر زور دیا اور زبان کے ہم آہنگی کے تجزیہ پر توجہ مرکوز کی، جو وقت کے ایک خاص مقام پر اس کی ساخت کو دیکھتا ہے۔

سو سیر کے کلیدی تصورات میں سے ایک زبان اور پیروں کے درمیان فرق ہے۔ انہوں نے لسانی علامات کے تصور دے کر زبان کی ساخت اور اہمیت کو واضح کر کے ادب میں بہت بڑی خدمات سر انجام دی ہیں۔ مزید برآل باائزی مخالف کا تصور پیش کیا جس سے مُراد وہ طریقہ ہے جس میں زبان دو مختلف عناصر کے درمیان تناد کے ذریعے بھی معنی کو

ترتیب دیتی ہے۔ مثال کے طور پر "گرم"، "سرد"، "اچھا"، "بُرا" کے درمیان فرق اس طرح کی تناولی مخالفتوں کے وجود پر منحصر ہے۔ اس نے دلیل دی کہ یہ مخالفتیں زبان کی ساخت کے لیے بنیادی ہیں اور معنی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سو سیر کے ساختی لسانیات کے نقطہ نظر نے لسانیات سے آگے کے شعبوں کی ایک وسیع ریخ کو متاثر کیا۔ بشویں ادبی نظریہ، بشریات اور ثقافتی علوم، ایک سماجی اور ثقافتی رجحان کے طور پر زبان کے منظم مطالعہ پر ان کے زور نے ساختیات اور سینیپیو ٹکس میں بعد میں ہونے والی پیش رفت کی بنیاد رکھی، جس طرح سے ہم آج تک زبان کو سمجھتے اور تحریز کرتے ہیں۔ لہذا یہ بات اہم ہے کہ زبان کی اکائی Sign ہے جسے علامت کہا جاتا ہے اور ہر وہ شے جو Communication کا باعث ہے زبان ہے۔ (علامت) Sign بھی ہے۔ زبان نشانات کے مجموعے کا نام ہے۔

#### خلاصہ بحث

ساختیات کا یہ کمال ہے کہ اس نے ادب پاروں کا مطالعہ ان اصولوں اور قواعد کی روشنی میں کیا جو ادب پاروں میں مخفی تھے۔ یعنی وہ اصول و ضوابط جن سے کسی فن پارے میں معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ساختیاتی نقادوں نے اس پوشیدہ خزانے کو تلاش کیا۔ جن کی بدولت ادب مختلف اصناف میں تخلیق ہوتا ہے۔ جس سے خاص لکھنے سے تعلق رکھنے والے سمجھتے اور مخطوط ہوتے ہیں۔ زبان (لسان) ربط کا ایک ذریعہ ہے، جسے الفاظ، مانی ضمیر اور معلومات کا تبادلہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ معلومات کا یہ تبادلہ تحریری طور پر، اشاروں سے، اشتہارات یا بصری مواد کے استعمال سے، علامتوں کے استعمال سے یا براہ راست کلام سے ممکن ہے۔ انسانوں کے علاوہ مختلف جاندار آپس میں تبادلہ معلومات کرتے ہیں مگر زبان سے عموماً وہ نظام لیا جاتا ہے جس کے ذریعے انسان ایک دوسرے سے تبادلہ معلومات و خیالات کرتے ہیں۔ لہذا یہ بات اہم ہے کہ زبان کی اکائی sign ہے۔ جسے علامت کہا جاتا ہے اور ہر وہ شے جو communication کا باعث ہے زبان کہلاتی ہے۔ علامت (sign) بھی communication ہے۔ زبان نشانات کے مجموعے کا نام ہے۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](#).

#### حوالہ جات (References)

1. احمد سہیل: "ساختیات ایک جائزہ" سنگ میل پبلیشورز، لاہور، 2002، ص 33
2. جیل اصغر، ڈاکٹر: "لسانی مقابله" مثال پبلیشورز، فیصل آباد، 2012، ص 24
3. ہیرا قلیطس: "لسانی پبلو" (مترجم) اصغر بشیر، عکس پبلیشورز، لاہور، 2015، ص 53
4. واحد نظیر، ڈاکٹر: "لسانی رابطے" مکتبہ جامعہ لمبیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی، 1976، ص 18
- 5.
6. سعود یور: "جزل لسانیات میں کورس" مترجم وڈبکس، 1962، ص 23

## بر صفحہ میں اردو ادب کی فکری روایت

- 
7. حمیرا جیں، ڈاکٹر: "زبان کا ساختیائی مطالعہ" مضمون ادبی صفحہ روزنامہ جہان پاکستان، لاہور، 12 مارچ 2022ء، ص 16
  8. محمد آصف اعوان، ڈاکٹر: "زبان کیا ہے، ایک مطالعہ" مضمون تصدیق، شمارہ جنوری تا اپریل، 2021ء، ص 12
  9. شمشاد زیدی: "اردو زبان کا لسانی تجزیہ" انجمن ترقی اردو بہند، نئی دہلی، 1979ء، ص 78
  10. خلیل احمد صدیقی، ڈاکٹر: "زبان کا مطالعہ" قلات پبلیشورز، مستونگ، 1994ء، ص 123